ادبیات

غزل

جناب عنوان چشتی (لکچرر جامعہ ملیہ اسلامیہ - نئی دہلی)

اب دست زیرِ سنگ بہ تدبیر کھینچ لے
مجبور دیکھ کر نہ وہ شمشیر کھینچ لے

اخلاق کی نگاہ میں نا دیدنی، سہی
عریاں ہے اب سماج کی تصویر کھینچ لے

یہ ارتباطِ شعلہ و شبنم بھی خوب ہے
دشمن کے ساتھ دوست کی تصویر کھینچ لے

احساس کا عذاب ہے جب قدرِ مشترک
پھر کون کس کی روح سے یہ تیر کھینچ لے

اتنا بھی طنز ٹھیک نہیں ہے کہ اہلِ دست
مجبور ہو کے میان سے شمشیر کھینچ لے

عنوان پھر پلٹ کے یہ شاید نہ آسکے
جاتی ہوئی بہار کی تصویر کھینچ لے

غزل

جناب تصور زیدی

آفت میں ہے دل زلفِ گرہ گیر کی خاطر
زنداں سے نکلتا نہیں زنجیر کی خاطر

ملنا ہیں نجانے ابھی کتنوں کو سزائیں
جو مجھ سے ہوئی ہے اُسی تقصیر کی خاطر

اللہ کرے جو مرے دل میں ہے، وہی ہو
میں خواب بیاں کرتا ہوں تعبیر کی خاطر

دھلتا ہے ہر روز نیا چاک گریباں
دیوانگیٔ شوق کو تشہیر کی خاطر

دل کتنے ہوئے خون، جگر کتنے ہوئے چاک
اک حرفِ محبت ہی کی تفسیر کی خاطر

بنتے ہیں جہاں دار و رسن، خنجر و شمشیر
مجرم بھی وہاں ڈھلتے ہیں تعزیر کی خاطر

خوں کتنا بہا ہے تری شمشیر زنی سے
خوں کتنا بہے گا تری شمشیر کی خاطر

پھولوں پہ مرے خون کے چھینٹوں کو صبا نے
چھڑکا ہے فراوانیٔ تاثیر کی خاطر

وہ کج کلہی دستِ ستم میں نہ ہو ورنہ
گردن مری خم ہے ابھی شمشیر کی خاطر

بے خواب رہا تیرے تصور کی بدولت
اور خواب بھی دیکھے تری تصویر کی خاطر